



سوال

(591) کیا بینک میں رقم جمع کرنا سود میں تعاون کرنا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) کیا بینک میں رقم جمع کرنا سود میں تعاون کرنا ہے؟

(۲) کیا بینک میں جمع شدہ رقم کا نفع سود ہے؟

(۳) اگر مذکورہ بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو پھر جمع شدہ رقم کو کہاں محفوظ کریں؟

(۴) ایک آدمی بینک میں جمع شدہ رقم سے زکوٰۃ نہیں دیتا لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے آئندہ اپنے بیٹوں کے لیے مدرسہ تعمیر کرانا ہے اس لیے میں اب زکوٰۃ نہیں دوں گا۔ جب رقم زکوٰۃ زیادہ ہو جائے گی تو مدرسہ تعمیر کروادوں گا؟ (قاری محمد عبداللہ ظہیر، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) ہاں! سود ہے یا سود میں تعاون ہے یا دونوں چیزیں ہیں۔

(۲) ہاں! سود ہے۔

(۳) جہاں نہ سوچئے، نہ سود میں تعاون بنے اور نہ ہی کسی اور طرح سے کتاب و سنت کی خلاف ورزی بنے۔

(۴) اگر سیونگ اکاؤنٹ میں سے تو جس کو زکوٰۃ کا نام دیا جا رہا ہے وہ زکوٰۃ نہیں اگر کرنٹ اکاؤنٹ میں سے تو بوجہ تعاون علی الاثم مجرم ہے، پھر زکوٰۃ دینے والا اپنے بیٹوں کی تعلیم وغیرہ پر زکوٰۃ صرف نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ } [صدقات تو دراصل فقیروں، مسکینوں اور ان کارندوں کے لیے ہیں جو ان (کی وصولی) پر مقرر ہیں نہ یہ مالیت قلب غلام آزاد کرانے، قرض داروں کے قرض اٹارنے، اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر خرچ کرنے کے لیے ہیں یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جانتا والا حکمت والا ہے۔] صدقہ و زکوٰۃ کے مصرف میں آٹھ۔ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ہے ساٹھ۔ ۱۰/۱۰/۱۲۲۱ھ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 496

محدث فتویٰ